www.KitaboSunnat.com



تحقیق و تنقید

جناب غازی عزیر

(قسط ۴ آخری)

# "حقیقتِ محمدیہ" اور "نورِ محمدی" کی حقیقت

ایک اور مقام پر علامہ ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

"گمراہ لوگ یہ وہم کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت (تخلیقِ آدم سے قبل) موجود تھے اور ان کی ذات تمام ذوات سے قبل پیدا کی گئی تھی۔ اس کے لیے وہ بعض گھڑی ہوئی احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ حدیث کہ "آپؐ عرش کے چاروں طرف پھیلا ہوا نور تھے اور آپؐ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نور میں ہی تھا" ان میں سے بعض یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کے قرآنِ کریم لانے سے قبل ہی اسے حفظ کر لیا تھا۔ وغیرہ الخ"[164]

بعض اور مشہور روایات، جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور سے پیدا ہونا مروی ہے، اس طرح ہیں :

"خَلَقَنِيَ اللّٰهُ مِنْ نُّوْرِهٖ وَخَلَقَ اَبَابَكْرٍ مِنْ نُّوْرِيْ وَخَلَقَ عُمَرَ مِنْ نُّوْرِ اَبِيْ بَكْرٍ وَخَلَقَ اُمَّتِيْ مِنْ نُّوْرِ عُمَرَ وَعُمَرُ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ"[165]

"اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے نور سے پیدا فرمایا اور حضرت ابوبکرؓ کو میرے نور سے اور حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکرؓ کے نور سے اور میری امت کو حضرت عمرؓ کے نور سے پیدا فرمایا۔ اور حضرت عمرؓ تمام جنتیوں کے سراج ہیں۔"

اس حدیث کو ابونعیم رحمہ اللہ نے بطریق "احمد بن یوسف المنبجی عن ابی شعیب السوسی عن الہیثم بن جمیل

---

[164] رد علی البکری لابن تیمیہ رحمہ اللہ ص ۹ طبع سلفیۃ بمصر

[165] رواہ ابونعیم



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عن ابی معشر عن المقبری عن ابی ہریرۃؓ" روایت کیا ہے۔ ابو نعیمؒ فرماتے ہیں: "یہ روایت باطل اور کتاب اللہ کے خلاف ہے۔" علامہ ابن عراق الکنانیؒ فرماتے ہیں: "ابو معشر، ہیثم اور ابو شعیب سب متروک ہیں[166]۔" علامہ ذہبیؒ نے اس حدیث کو میزان الاعتدال میں نقل کرنے کے بعد اس کا بطلان کیا ہے۔ فرماتے ہیں: "یہ کذب ہے جسے ان تینوں (ابو معشر، ہیثم بن جمیل اور ابو شعیب السوسی) میں سے کسی نے ایجاد کیا ہے۔ میرے نزدیک اس کی آفت احمد بن یوسف المنجی[167] ہے۔"

احمد بن یوسف المنجی کے متعلق علامہ ذہبیؒ اور علامہ ابن عراق الکنانیؒ فرماتے ہیں کہ: "معروف نہیں اور کذب کی خبر لاتا ہے[168]۔"

اس روایت کے دوسرے راوی ابو معشر کو علامہ حافظ ابن حجرؒ نے "ضعیف اور اختلاط کرنے والا" بتایا ہے۔ علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ "امام احمدؒ وغیرہ نے اس کی تضعیف کی ہے، لیکن بعض نے اسے ثقہ بھی بتایا ہے۔" ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: "وہ ضعیف ہے۔" ابن معینؒ کا قول ہے: "قوی نہیں ہے۔" ابن مہدیؒ فرماتے ہیں: "معروف لیکن منکر ہے۔" ابن مدینیؒ فرماتے ہیں: "ضعیف ہے۔" نسائیؒ اور دارقطنیؒ نے بھی اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ امام بخاریؒ اسے "منکر الحدیث" بتاتے ہیں۔ ابن عدیؒ کا قول ہے کہ "اس میں ضعف ہے لیکن اس کی حدیث لکھی جاتی ہے۔" مزید تفصیل کے لیے مجمع الزوائد للہیثمیؒ، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ، الضعفاء والمتروکین للنسائیؒ، تاریخ یحییٰ ابن معینؒ، سؤالات محمد بن عثمانؒ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ، التاریخ الصغیر للبخاریؒ، الضعفاء الصغیر للبخاریؒ، معرفۃ والتاریخ للبسویؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ، مجروحین لابن حبانؒ، کامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، الضعفاء والمتروکین للدارقطنیؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، تقریب التہذیب لابن حجرؒ، مجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان، فہارس مجمع الزوائد للزغلول اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی وغیرہ کی طرف مراجعت فرمائیں[169]۔

---

[166] تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق ج ۱ ص ۳۳۷ [167] میزان الاعتدال للذہبی ج ۱ ص ۱۶۶ [168] تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق ج ۱ ص ۳۵ و میزان الاعتدال للذہبی ج ۱ ص ۱۶۶ [169] مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۱۵۴، ج ۵ ص ۱۳، ج ۲ ص ۲۷۹، ج ۶ ص ۶۹، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج ۱ ص ۲۷۹، ج ۳ ص ۱۹۴، الضعفاء والمتروکین للنسائیؒ ترجمہ نمبر ۵۹۰، تاریخ یحییٰ بن معین ج ۳ ص ۱۶۰، ۲۰۴، ۲۵۵ طبع مرکز بحث العلمی مکہ مکرمہ ۱۳۹۹ھ، سؤالات محمد بن عثمان ترجمہ نمبر ۱۰۱، التاریخ الکبیر للبخاری ج ۴ ص ۴ طبع دائرۃ المعارف ۱۳۶۰ھ، التاریخ الصغیر للبخاری



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس سند کا دوسرا راوی ہیثم بن جمیل ہے، جسے علامہ ہیثمی، عجلی، دار قطنی اور امام احمد وغیرہ نے "ثقہ" کہا ہے لیکن ابن عدی فرماتے ہیں: "وہ حافظ نہیں ہے، ثقات کی طرف سے غلطیاں کرتا ہے" ابنِ حجر فرماتے ہیں: "ثِقَةٌ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ كَأَنَّهُ تَرَكَ فَتَغَيَّرَ۔" علامہ ذہبی نے بھی اس کے ترجمہ میں مختلف ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال نقل کیے ہیں۔ تفصیلی ترجمہ کے لیے معرفۃ الثقات للعجلی، مجمع الزوائد للہیثمی رح، تقریب التہذیب لابنِ حجر، تہذیب التہذیب لابنِ حجر، تاریخ بغداد للخطیب بغدادی، سیر اعلام النبلاء للذہبی، طبقات الحفاظ للسیوطی، فہارس مجمع الزوائد للزغلول، تذکرۃ الحفاظ للذہبی اور میزان الاعتدال للذہبی وغیرہ[۲۷] کی طرف رجوع فرمائیں۔

اس کا چوتھا راوی ابو شعیب السوسی ہے، جس کے متعلق نسائی کا قول ہے: "ثقہ نہیں ہے" علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: "ضعیف اور متروک ہے" ابنِ حجر فرماتے ہیں: متروک اور ناصبی ہے"۔ علامہ ذہبی کہتے ہیں: "امام احمد نے اسے متروک قرار دیا ہے" ابنِ معین کا قول ہے: "وہ کچھ بھی نہیں ہے" فلاس بیان کرتے ہیں: "یحییٰ" اور ابنِ مہدی اس سے حدیث نہیں لیتے"، امام بخاری فرماتے ہیں: "شعبہ نے اس پر کلام کیا ہے" جوزجانی کہتے

---

ج ۲ ص ۲۰۵،۱۷۴ طبع دار الوعی حلب ۱۳۹۷ھ، الضعفاء الصغیر للبخاری ترجمہ نمبر ۳۸۰ طبع دار الوعی حلب ۱۳۹۶ھ، معرفۃ والتاریخ للبسوی ج ۳ ص ۲۰۶،۱۷ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۰۱ھ، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۴ ص ۳۰۹، الجرح والتعدیل لابنِ ابی حاتم ج ۲ ص ۴۹۳، مجروحین لابنِ حبان ج ۳ ص ۶ طبع دار الباز مکۃ المکرمہ، کامل لابنِ عدی ج ۷ ترجمہ نمبر ۲۵۱۶، الضعفاء والمتروکین للدار قطنی ترجمہ نمبر ۵۵۰، میزان الاعتدال للذہبی ج ۴ ص ۲۴۶، تقریب التہذیب لابنِ حجر ج ۲ ص ۲۹۸، مجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان ص ۲۲۷، ۴۹۲،۳۸۱، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی ج ۱ ص ۳۶۱، ج ۲ ص ۴۲۶،۵۰۳،۱۷۳، ج ۴ ص ۵۶۳،۴۵۴،۲۵۴ و فہارس مجمع الزوائد للزغلول ج ۳ ص ۲۳۹ وغیرہ۔

[۲۷] معرفۃ الثقات للعجلی ج ۲ ص ۳۳۵، مجمع الزوائد للہیثمی ج ۷ ص ۵۹، تقریب التہذیب لابنِ حجر ج ۲ ص ۳۲۶، تہذیب التہذیب لابنِ حجر ج ۱۱ ص ۹۰، تاریخ بغداد للخطیب ج ۱۴ ص ۵۶، سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۱۰ ص ۳۹۶ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت، طبقات الحفاظ للسیوطی ص ۱۶۲ طبع مکتبہ وہبیہ ۱۳۹۳ھ، فہارس مجمع الزوائد للزغلول ج ۳ ص ۴۱۶، تذکرۃ الحفاظ للذہبی ج ۱ ص ۳۶۳ و میزان الاعتدال للذہبی ج ۴ ص ۳۲۰ وغیرہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں: "قوی نہیں ہے" ایسا ہی ایک قول دارقطنیؒ سے بھی منقول ہے۔ تفصیلی ترجمہ کے لیے تاریخ یحییٰ بن معینؒ، سؤالات محمد بن عثمانؒ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ، التاریخ الصغیر للبخاریؒ، مجمع الزوائد للہیثمیؒ، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، الضعفاء والمتروکین للنسائیؒ، فہارس مجمع الزوائد للزغلول، معرفۃ والتاریخ للبسویؒ، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ، مجروحین لابن حبانؒ، کامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، الضعفاء والمتروکین للدارقطنیؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، المغنی فی الضعفاء للذہبیؒ، تقریب التہذیب لابن حجرؒ، مجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان، اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی وغیرہ[۱۷۱] کا مطالعہ مفید ہوگا۔

ایک دوسری حدیث اس طرح ہے:

"خُلِقْتُ اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَکُنَّا عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اللّٰہُ اٰدَمَ بِاَلْفَیْ عَامٍ ثُمَّ خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ فَانْقَلَبْنَا فِیْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ ثُمَّ جَعَلَنَا فِیْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ اشْتَقَّ اَسْمَآءَنَا مِنْ اِسْمِہٖ فَاللّٰہُ مَحْمُوْدٌ وَاَنَا مُحَمَّدٌ وَاللّٰہُ الْاَعْلٰی وَعَلِیٌّ عَلِیٌّ"

اس کو امام ابن الجوزیؒ نے ابوذر کی حدیث سے بیان کیا ہے۔ علامہ ابنِ عراق الکنانیؒ فرماتے ہیں: "لیکن اس کی سند میں جعفر بن احمد بن علی بن بیان الغافقی موجود ہے"[۱۷۲] علامہ شوکانیؒ

---

[۱۷۱] تاریخ یحییٰ بن معین ج ۲ ص ۹۲ طبع مطبعۃ السعادۃ بمصر ۱۳۲۹ھ، سؤالات محمد بن عثمان ترجمہ ۵۹، التاریخ الکبیر للبخاری ج ۴ ص ۳۰۲، التاریخ الصغیر للبخاری ج ۲ ص ۱۳۴، مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱ ص ۲۰۴، ج ۶ ص ۵۳، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج ۲ ص ۲۳۲، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۲ ص ۲۱، الضعفاء والمتروکین للنسائی ترجمہ ۳۰۳، فہارس مجمع الزوائد للزغلول ج ۳ ص ۳۱۱، معرفۃ والتاریخ للبسوی ج ۳ ص ۶۳، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج ۲ ص ۲۳۷، مجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۲۷۵، کامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۳ ترجمہ ۱۳۹۷، الضعفاء والمتروکین للدارقطنی ترجمہ ۲۹۶، میزان الاعتدال للذہبی ج ۲ ص ۳۱۸، المغنی فی الضعفاء للذہبی ج ۱ ص ۲۱۰، تقریب التہذیب لابن حجر ج ۱ ص ۳۶۹، مجموع فی الضعفاء والمتروکین للسیروان ص ۱۳۱، ۳۲۸ و سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی ج ۱ ص ۲۱۶ وغیرہ۔

[۱۷۲] تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق الکنانی ج ۱ ص ۳۵۱


محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرماتے ہیں: "یہ حدیث موضوع ہے، اسے جعفر بن احمد بن علی نے وضع کیا جو وضاع اور رافضی تھا"[۱۷۳] جعفر بن احمد بن علی بن بیان الغافقی کے متعلق علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: "وہ احادیثِ موضوعہ بیان کرتا ہے۔ ہم اس کو احادیث وضع کرنے سے متہم کرتے ہیں۔ وہ رافضی بھی تھا" ابنِ یونسؒ کہتے ہیں: "وہ رافضی تھا اور احادیث وضع کرتا تھا" علامہ برہان الدین حلبیؒ، ابنِ عدیؒ، ابنِ عراق الکنانیؒ، اور شیخ محمد ناصر الدین الالبانی وغیرہ نے بھی جعفر کو "وضاع" اور "رافضی" قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے میزان الاعتدال للذہبیؒ، کشف الحثیث للحلبیؒ، کامل فی الضعفاء لابنِ عدیؒ، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابنِ عراق اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی[۱۷۴] وغیرہ کا مطالعہ مفید ہوگا۔

اس سلسلہ کی چند اور احادیث اس طرح ہیں:

"ذَكَرَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلْقَمِيٌّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ آدَمَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ."[۱۷۵]

اور:

"إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ مِنْ نُّوْرِ وَجْهِهٖ قَبْضَةً وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَعَرِقَتْ وَزَلِقَتْ فَخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ نُقْطَةٍ نَبِيًّا وَإِنَّ الْقَبْضَةَ كَانَتْ هِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهٗ كَانَ كَوْكَبًا دُرِّيًّا."[۱۷۶] وغیرہ!

علامہ زرقانیؒ فرماتے ہیں کہ "مذکورہ بالا احادیث یا اسی طرح کے اور بہت سے قصے مثلاً تمام عالم کی تخلیق اسی نورِ محمدیؐ سے ہوئی تھی۔۔۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آباء (حضرت آدمؑ

[۱۷۳] الفوائد المجموعۃ للشوکانی ص ۳۲۳

[۱۷۴] میزان الاعتدال للذہبی ج ۱ ص ۴، کشف الحثیث للحلبی ص ۱۲۴، کامل فی الضعفاء لابنِ عدی ج ۲ ص ۵۱۸، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابنِ عراق ج ۱ ص ۴۵ و سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی ج ۱ ص ۲۸۲

[۱۷۵] المواہب اللدنیہ واحکام ابن القطان و کشف الخفاء للعجلونی ج ۱ ص ۳۱۱-۳۱۲ و ج ۲ ص ۱۷۰

[۱۷۶] شرح المواہب اللدنیہ للزرقانی و کمانی الآثار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ ص ۴۳



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی تخلیق سے قبل ہی موجود تھے ۔۔۔ یا آپؐ نے قرآن حضرت جبریلؑ کے لانے سے قبل ہی حفظ کر لیا تھا ۔۔۔ یا اسی قبیل کے دوسرے تمام امور۔ حافظ ابو العباس احمد بن تیمیہؒ نے اپنے فتاویٰ میں اور ابن کثیرؒ نے اپنی تاریخ میں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ تمام چیزیں باتفاق جملہ اہلِ علم، مفتری کا کذب ہیں۔[۱۷۷]"

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب دینِ اسلام میں "حقیقتِ محمدیؐ" یا "نورِ محمدیؐ" کی کوئی اصل نہیں ہے، پھر آخر عوام وخواص میں کس طرح اس فکر نے اس درجہ مقبولیت وشہرت حاصل کی؟ ۔۔۔ ہماری نظر میں اس کے کئی اسباب ممکن ہیں مثلاً:

۱۔ بہت سے اہلِ کتاب ایمان لانے کے بعد بھی اہلِ کتاب سے دنیا کی پیدائش اور متقدمین انبیاءؑ کے قصص نقل کیا کرتے تھے چنانچہ رفتہ رفتہ یہ تمام اسرائیلی روایات مسلمانوں میں شہرت اور مقبولیت پاتی چلی گئیں۔ افسوس تو اس بات پر ہے کہ بعد کے مفسرینِ قرآن اور بعض محدثین نے بھی انہیں اپنی تصانیف میں بلا تمیز وتحقیق جگہ دی اور پھر طرفہ یہ کہ ان کی حقیقت اور مقام وماخذ کو بھی واضح نہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں آج امت کے بیشتر افراد کے نزدیک یہ تمام اسرائیلی خرافات گویا مسلّمہ طور پر جزوِ ایمان تصور کی جانے لگی ہیں۔ فانا للہ! ۔۔۔ حالانکہ باتفاق علمائے اسلام، شریعت میں ان اسرائیلی روایات سے استدلال کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ ایسی روایات کو عموماً "اسرائیلیات" کا نام دیا جاتا ہے۔ فی الواقع حضرت آدم علیہ السلام کا پیدائش کے بعد عرشِ الٰہی یا بابِ جنت پر "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" لکھا ہوا دیکھنا، پھر بحقِ محمدیؐ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرنا، کائنات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے پیدا کیا جانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کا تمام اشیائے کائنات کی تخلیق سے ہزارہا سال قبل پیدا کیا جانا، یا اسی قسم کے اور بہت سے قصص، سب کے سب اسرائیلیات سے ماخوذ ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری "برنا باس" کی انجیل میں مذکور ہے:

"جب حضرت آدم علیہ السلام اچھل کر اپنے پیروں پر کھڑے ہو گئے تو انہوں نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی جو سورج کی طرح چمک رہی تھی۔ وہ تحریر یہ تھی: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"[۱۷۸]

---

[۱۷۷] شرح المواہب اللدنیہ للزرقانی وکما فی الآثار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ ص ۴۴

[۱۷۸] انجیل برنا باس (انگریزی ترجمہ) ص ۵ طبع آکسفورڈ ۱۹۰۷ء



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک اور مقام پر تحریر ہے :

"جب میکائیل فرشتہ نے ان کو جنّت سے باہر نکالا اور حضرت آدمؑ نے پلٹ کر دیکھا تو جنّت کے دروازہ پر" لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ " لکھا ہوا پایا۔ الخ" [۱۷۹]

ایک مقام پر مذکور ہے کہ :

"جب حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا :" اور وہ جسے تو نے لکھا ہوا دیکھا ہے وہ تیرا بیٹا ہے جو دنیا میں اب سے بہت سالوں بعد آئے گا اور میرا رسول ہوگا جس کے لیے میں نے یہ تمام چیزیں پیدا کی ہیں ا لخ" [۱۸۰]

آگے چل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مزید لکھا ہوا ہے کہ :

"جس کی روح تمام اشیائے کائنات کی تخلیق سے ساٹھ ہزار برس قبل ہی پیدا کردی گئی تھی ۔ الخ!" [۱۸۱]

۲۔ اگر "شیعیت" اور "تصوف" دونوں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت پوشیدہ نہ رہ سکے گی کہ ان دونوں میں کئی لحاظ سے باہم اشتراک، یکسانیت، مماثلت اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ بالخصوص چور دروازوں سے دین میں شکوک وشبہات پیدا کرنے اور بین المسلمین انارکی، افتراق وانتشار، بدعقیدگی اور شرک وبدعات پھیلانے میں ایک کو دوسرے سے تعاون اور تقویت پہنچتی رہی ہے۔ شاید بعض قارئین کو، جن کی اپنی فکر آزاد نہیں ہے، میری اس بات سے اتفاق نہ ہو لیکن واقعہ یہی ہے!۔۔۔ اپنے قول کی تائید میں چند مشہور محققین کی آراء پیشِ خدمت ہیں :

ملا حیدر علی آملی (صاحبِ تفسیر بحر الابحار) فرماتے ہیں :

"تصوف طریقۂ مرتضوی است وتصوف وتشیع یک معنی دارد" [۱۸۲] (یعنی تصوف طریقۂ مرتضوی

---

[۱۷۹] انجیل برنباس (انگریزی ترجمہ) ص۳۵ طبع آکسفورڈ ۱۹۰۷ء

[۱۸۰] ایضاً ص۵۰

[۱۸۱] ایضاً ص۳۵ و ۵۰

[۱۸۲] اصولِ تصوف مصنفہ ڈاکٹر احسان اللہ استخری ص۲۰

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے اور تصوّف و شیعیت کے ایک ہی معنیٰ ہیں)

تہران یونیورسٹی کے پروفیسر سید حسین نصر فرماتے ہیں :

"اثنا عشری شیعیت میں مذہب کے ظاہری اور باطنی پہلوؤں کو بالخصوص اہمیت دی گئی ہے اور اس اعتبار سے وہ تصوّف کی ہمنوا ہے[۱۸۳]"

اور ڈاکٹر ذکی مبارک مصری فرماتے ہیں :

"وَالْوَاقِعُ اَنَّ الصِّلَةَ بَيْنَ التَّشَيُّعِ وَالتَّصَوُّفِ فَعَلِيٌّ هُوَ مَعْبُوْدُ الشِّيْعَةِ وَاِمَامُ الصُّوْفِيَّةِ[۱۸۴]" (یعنی واقعہ یہ ہے کہ تشیّع اور تصوف کو آپس میں جوڑنے والا رشتہ علیؓ کا ہے جو شیعہ کے معبود اور صوفیہ کے امام ہیں")

جب ہمارا مندرجہ بالا دعویٰ ثابت ہو چکا تو عین ممکن ہے کہ اس کا دوسرا سبب صوفیاء اور شیعہ حضرات ہی ہوں جنہوں نے عوام کی لاعلمی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نہایت چابکدستی کے ساتھ منظم طور پر اس فکر کی تشہیر کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کو ربوبیت کی بعض صفات میں شریک کرکے سیدھے سادے مسلمانوں کو ضلالت کے دہانے پر لا کھڑا کریں۔ اگرچہ بعض محققین (مثلاً شیخ عبدالرحمان عبدالخالق حفظہ اللہ) نے اس فکر کو ابن عربی کی ایجاد بتایا ہے[۱۸۵] لیکن یہ ایک فاش علمی غلطی ہے۔ حقیقت وہی ہے جو ہم نے بیان کی۔ ہمارے اس دعویٰ کو یہ بات مزید تقویت پہنچاتی ہے کہ ہر دور کے شیعہ مبلغین اور ہمارے صوفی مزاج علماء میں یہ فکر کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے اس کی متعدد مثالیں اوپر مضمون میں بیان کی جا چکی ہیں اور مزید چند مثالیں حسب ذیل ہیں۔

ڈاکٹر احسان اللہ استخری فرماتے ہیں :

"چنانچہ رسول فرمود انا و علی من نور واحد[۱۸۶]"

---

۱۸۳ "IDEALS AND REALITIES OF ISLAM" BY PROF. S-H-NASAR , PAGE : 16

۱۸۴ التصوف الاسلامی مصنفہ ڈاکٹر ذکی مبارک ج ۲ صہ ۲۳

۱۸۵ الفکر الصوفی فی ضوء الکتاب والسنۃ صہ ۱۰۵-۱۲۲

۱۸۶ اصولِ تصوف مصنفہ ڈاکٹر احسان اللہ صہ ۶۹



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اور علیؓ ایک نور سے ہیں۔"

ایک فارسی شاعر نے اسی بات کو اپنے شعر میں یوں بیان کیا ہے:

علی و مصطفیٰؐ ہمچو دو دیدہ ! زیک نورِ جلیل اند آفریدہ

امام باطنیہ نزاریہ شہاب الدین شاہ ولد شاہ علی شاہ فرماتے ہیں:

"محمد و علی ہر دو یک نور بودند.... درمیان مردم بدو لباس جلوہ نمودند۔"[۱۸۷]

"محمدؐ اور علیؓ دونوں ایک ہی نور ہیں..... اور انسانوں کے درمیان دو لباسوں میں جلوہ گر ہوئے ہیں"

اور تہران یونیورسٹی کے پروفیسر سید حسین نصر بیان کرتے ہیں:

"تصوف اور تشیع دونوں کی تعلیم یہ ہے کہ نورِ محمدیؐ آدم سے لے کر ہر نبیؑ کی ذات میں موجود رہا ہے"[۱۸۸]

۳۔ تیسرا ممکن سبب یہ ہو سکتا ہے کہ جب مسلمان اپنی مذہبی تعلیمات سے رفتہ رفتہ دور ہوتے چلے گئے تو ان کے اندر دیگر تمام خرابیوں کے ساتھ ایک بڑی برائی یہ بھی در آئی کہ وہ امم سابقہ کی طرح اپنے نبیؐ اور اسلاف کی توقیر و تعظیم میں حد سے تجاوز کرنے لگے، حالانکہ اس غلو سے ان کو دور رہنے کی بارہا تاکید کی گئی تھی۔ اس غلو کی چند مثالیں اوپر بیان کی جا چکی ہیں، مزید مثالیں درج ذیل اشعار کی صورت میں پیش کی جاتی ہیں، تاکہ بخوبی اندازہ ہو جائے کہ "نورِ محمدیؐ" اور "حقیقتِ محمدیؐ" کے اس فتنہ نے کس کس طرح اسلام کی بیخ کنی کی ہے۔

ایک صوفی بزرگ خواجہ محمد یار صاحب (م ۱۳۶۷ھ) فرماتے ہیں:

یکے بینم خدا و مصطفیٰؐ را فاش میگویم کہ بیروں رفتہ ام از اقلیم فرق و امتیاز ایں جا[۱۸۹]

"خدا کہتے ہیں جس کو مصطفیٰؐ معلوم ہوتا ہے جسے کہتے ہیں بندہ، خود خدا معلوم ہوتا ہے"[۱۹۰]

---

۱۸۷ھ رسالہ در حقیقت دین مصنفہ شہاب الدین شاہ ص۱۳ طبع بمبئی ۱۹۳۳ء

۱۸۸ھ "IDEALS AND REALITIES OF ISLAM" BY PROF. S. H. NASAR, PAGE: 160

۱۸۹ھ دیوانِ محمدی الموسوم بہ انوارِ فریدیہ حصہ فارسی ص۶۹

۱۹۰ھ ایضاً حصہ اردو ص۱۰۱



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"احمد احد میں فرق نہیں اے محمدؐ — عشاق یار رکھتے ہیں ایمان نئے نئے"[191]

"گر محمدؐ نے محمدؐ کو خدا مان لیا — پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغاباز نہیں"[192]

"محمدؐ دی صورت ہے صورت خداوی — میرے دل توں نقشہ مٹا کوئی نہیں سکدا"[193]

"فرید با صفا ہستی محمد مصطفیٰ ہستی — چہ گویم چہا ہستی خدا ہستی خدا ہستی"[194]

"بندگی سے آپ کی ہم کو خداوندی ملی — ہے خداوندِ جہاں بندہ رسول اللہ کا"[195]

مولانا احمد رضا خاں بریلوی مرحوم کے صاحبزادہ مولانا حامد رضا خانصاحب فرماتے ہیں:

؎ "احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو — کن اور کن مکن حاصل ہے یا غوث"[196]

بعض صوفیاء نے "احد" اور "احمد" میں "میم" کا جو فرق ہے اُسے محض ایک مصلحتانہ حجاب قرار دیا ہے، چنانچہ علامہ اقبالؒ کی ایک مشہور نعت کا مطلع ہے (جو غالباً بعد میں حذف کر دیا گیا تھا):

؎ "نگاہِ عاشق دیکھ لیتی ہے پردۂ میم کو اٹھا کر
وہ بزمِ یثرب میں آکے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپا چھپا کر"

اسی بات کو صوفی خواجہ محمد یار صاحب اس طرح بیان کرتے ہیں:

؎ "محمد مصطفیٰ محشر میں طٰہٰ بن کے نکلیں گے — اٹھا کر میم کا پردہ ہویدا بن کے نکلیں گے
حقیقت جن کی مشکل تھی تماشا بن کے نکلیں گے — جسے کہتے ہیں بندہ "قُلْ ھُوَ اللہ" بن کے نکلیں گے
بجاتے تھے جو "اِنّی عَبْدُہٗ" کی بنسری ہر دم — خدا کے عرش پر "اِنّی اَنَا اللہ" بن کے نکلیں گے"[197]

یہاں مشہور صوفی بزرگ مولانا جلال الدین رومی کا ایک شعر نقل کرنا بھی بے محل نہ ہوگا، جس میں بقول ان کے تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خود ہی اپنے محبوب احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بندہ قرار دیا ہے۔ شعر یہ ہے:

---

۱۹۱ے دیوان محمدی الموسوم بہ انوارِ فرید حصہ اردو ص ۱۰۴

۱۹۲ے ایضاً ص ۱۰۵

۱۹۴ے ایضاً حصہ ملتانی ص ۱۲۲

۱۹۵ ایضاً حصہ اردو ص ۸۸

۱۹۶ے حدائقِ بخشش ج ۲ ص ۸

۱۹۷ے دیوانِ محمدیؐ (انوارِ فرید) ص ۱۰۳ حصہ اردو


محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



؎ "بندہ خود خواند احمدؐ در رشاد جملہ عالم را بخواں "قل یا عباد"

اس شعر میں مولانا روم نے "عِبَادِیْ" کی ضمیر اللہ تعالیٰ کے بجائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر کر "حقیقتِ محمدیہؐ" اور "وحدۃ الوجود" دونوں کی حقانیت کو ایک ساتھ ثابت کرنا چاہا ہے۔ یہی بات حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مرحوم نے یوں فرمائی ہے:

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واصل بحق ہیں، عباد اللہ کو عبادِ رسول کہہ سکتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ" [۱۹۸] مرجع ضمیر متکلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" [۱۹۹]

مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم فرماتے ہیں:

"قرینہ بھی اسی معنی کا ہے۔ آگے فرماتا ہے: "لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ [۲۰۰]" اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا تو فرماتا "مِنْ رَّحْمَتِیْ" تاکہ مناسبت "عِبَادِیْ" کی ہوتی۔ الخ!" [۲۰۱]

علامہ حافظ ابن تیمیہؒ نے "غلو" کو ہی "حقیقتِ محمدیہؐ" اور "نورِ محمدیؐ" کے باطل تصورات کی اصل جڑ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اسی موضوع پر اپنے ایک فتویٰ میں تحریر فرماتے ہیں:

"ان سب باتوں کا حاصل کلام یہ ہے کہ یہ محض غلو ہے جو نصاریٰ کے غلو کی ہی جنس سے ہے۔ نصاریٰ بعض مخلوقات کو ربوبیت کی کچھ چیزوں میں شریک کرکے غلو کرتے ہیں، چنانچہ مردود اور غیر مقبول ٹھیرے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحیح طور پر مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ [۲۰۲] (میری مدح میں حد سے تجاوز نہ کرو جس طرح کہ نصاریٰ نے

---

[۱۹۸] سورہ الزمر: ۵۳ (ترجمہ: "آپ کہہ دیجئے اے میرے بندو، جنہوں نے اپنے نفس پر (کفر و شرک کرکے) زیادتیاں کی ہیں!")۔ [۱۹۹] امداد المشتاق مؤلفہ اشرف علی تھانوی ص ۹۳

[۲۰۰] سورۃ الزمر ۵۳ (ترجمہ: "تم اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو")

[۲۰۱] امداد المشتاق مؤلفہ مولانا اشرف علی تھانوی ص ۹۳

[۲۰۲] صحیح البخاری مع فتح الباری ج ۶ ص ۴۷۸ و سنن الدارمی کتاب الرقاق باب ۶۸ و مسند احمد ج ۱ ص ۲۳، ۲۴، ۴۷، ۵۵، ۶۔



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عیسیٰ بن مریم کی مدح میں حد سے تجاوز کیا۔ میں تو محض ایک بندہ ہوں پس مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو) اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"یَآ اَھْلَ الْکِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ کَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْہُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ اِنْتَھُوْا خَیْرًا لَّکُمْ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔"[۲۰۳]

"اے اہلِ کتاب تم اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی شان میں سوائے حق بات کے اور کچھ نہ کہو۔ مسیح عیسیٰ بن مریم تو اور کچھ بھی نہیں، البتہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ایک کلمہ ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے مریم تک پہنچایا تھا اور اللہ کی طرف سے ایک جان ہیں، سو اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور یوں مت کہو کہ تین ہیں، باز آجاؤ تمہارے لیے یہ بہتر ہوگا اللہ ہی تو اکیلا معبود ہے"[۲۰۴]

زیرِ نظر مضمون کو ہم شیخ الاسلام علامہ حافظ احمد بن عبد الحلیم ابنِ تیمیہؒ کے اسی فتویٰ کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ!

---

۲۰۳ سورۃ النساء: ۱۷۱

۲۰۴ مجموع فتاوی ابنِ تیمیہؒ ج ۱۱ ص ۹۸

## قارئینِ کرام تصحیح فرمالیں

گزشتہ شمارہ جلد ۱۸، عدد ۵ کے آخری صفحہ پر دو مرتبہ (سطر ۱۳-۲۴ میں) لفظ "زباب" آیا ہے جو غلط ہے۔ صحیح لفظ "ذباب" ہے۔ معذرت کے ساتھ!

(ادارہ)



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ